تذکرہ سادات گلاؤٹھی

(تاریخ کے گمشدہ اوراق)

مرتبین:

رضی الدین ہاشمی

نسیم الدین ہاشمی

ندیم ماہر

’’تذکرۂ سادات گلاؤٹھی‘‘ (تاریخ کے گمشدہ اوراق) گلاؤٹھی اور قرب و جوار کی بستیوں اور وہاں بسنے والے اہل علم حضرات اور مقامات کی نہ صرف دو صدیوں پر محیط کہانی ہے بلکہ اس برادری کی وہ کثیر تعداد جس نے ہجرت کی اور مختلف مقامات کو اپنا نیا وطن بنایا کی شاندار تاریخ کا احاطہ بھی کرتی ہے۔

تعداد کے اعتبار سے گو ہمارا شمار ایک چھوٹی سی برادری کے طور پر ہوتا ہے لیکن اس کی کثیر تعداد نے تعلیم، علم و ادب، صنعت، تجارت، قانون، طب اور صحافت یعنی زندگی کے ہر شعبہ میں شہرت اور احترام حاصل کیا ہے۔

ہماری یہ قلمی کاوش دراصل ایسے تمام حضرات جنھوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے اور اپنے خاندان اور وطن کا نام روشن کیا کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔

نسیم الدین ہاشمی

یہ سب وہ یادداشتیں ہیں جنھوں نے ''گلاؤٹھی'' کو ہم سے کبھی الگ اور علیحدہ ہونے نہیں دیا۔آج بھی جب کبھی سورج ہمارے سر آتا ہے تو بیساختہ ہم کسی نیم یا آم کے درخت کے سائے کو تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔کبھی میٹھی نیند لینے کا دل چاہتا ہے تو کچی مٹی سے لپا ہوا وہ چبوترہ جس پر گولر کے پیڑ نے اپنی شفقت بھری زلفیں بکھیر رکھی ہوں اور بلا لحاظ مذہب وملت سایہ تقسیم کر رہا ہو یاد آتا ہے۔جب کبھی کوئی عمدہ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو آموں کے بور کی خوشبو، کھیتوں کی گیلی مٹی کی سوندھی خوشبو کے تصور کے بعد ہر خوشبو ہیچ لگنے لگتی ہے۔اعلیٰ ترین برتنوں میں ہم آج بھی کھانے کا وہ مزا تلاش کرتے ہیں جو چولہے پر پکی تازہ روٹی اور اس پر اصلی گھی اور سرخ مرچوں کی چٹنی لگا کر کھانے میں آتا تھا۔گرمی کی دوپہر میں دوستوں کے ہمراہ گھروں کی چھتوں پر وقت گزاری، گرمی کی شاموں میں سڑکوں اور راستوں پر پانی کے چھڑکاؤ کے بعد جو طبیعت میں فرحت وانبساط محسوس ہوتا تھا وہ آج تمام آسائشوں کے بعد بھی دستیاب نہیں ۔بزرگوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، ذہنی آسودگی، تفکرات سے عاری شب وروز، صلہ رحمی، کتابوں میں سوکھے ہوئے پھول، یہ وہ سب چیزیں جو ہماری زندگی کا ایک حصہ تھیں، اُن سب نے آج تک ہمیں اپنے وطن سے نہ تو دور ہونے دیا اور نہ ہی وطن کو بھلانے دیا۔

تذکرہ سادات گلاؤٹھی ان ہی کیفیات کے مجموعے کا نام ہے۔اس میں محض تاریخ نہیں۔بلکہ یہ کتاب ایک یادداشت ہے، ایک ڈائری ہے۔وہ سب کچھ جو ہمارے ذہنوں میں گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ محفوظ اور باقی ہے، اس کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

سید رضی الدین ہاشمی

مرتّبین کے قائم کردہ جس اختصاص نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ وطن اور اہل وطن کی فلاح و بہبود کے جذبہ سے سرشار مرکوزِ توجہ ایسی ہستیاں تھیں جن کی خدمات سے کوئی بھی مورّخ صرفِ نظر نہیں کرسکتا۔ منشی مہربان علیؒ اور حافظ شفیع الدینؒ کے نام کتاب کا انتساب اس حقیقت کا جواز فراہم کرتا ہے۔ رکن مجلسِ ادارت سید نسیم الدین ہاشمی نے کتاب میں منشی سید مہربان علی کا وصیت نامہ شامل کر کے جو ایک مخطوطہ ہے کتاب کی افادیت اور اہمیت کو دوچند کر دیا ہے اور وطن کے اکابروزعماء کے احوال وکوائف کو سند اعتبار عطا کر دی ہے۔

میں وطن کی محبت اور یادوں سے سرشار اراکین مجلس ادارت کو یہ تاریخی دستاویز مرتّب کرنے پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور ان تمام خواتین وحضرات کے لئے دعا گو ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں معاونت فرمائی۔

سید منصور عاقل